اسلام اور مغرب

محمد عطاء اللہ صدیقی

سیکولرزم کا سرطان

[پہلا حصہ]

سیکولرازم کا مفہوم

گزشتہ پانچ صدیوں کے دوران مغرب کی سیاسی فکر میں اہم ترین تبدیلی ریاستی اُمور سے مذہب کی عملاً بے دخلی ہے، یہی امر سیکولر یورپ کا اہم ترین فکری 'کارنامہ' بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس بات سے قطع نظر...... کہ جدید یورپ میں کلیسا کے خلاف شدید ردِّعمل کے فکری اَسباب کیا تھے اور کلیسا اور ریاست کے درمیان ایک طویل محاذ آرائی بالآخر مؤخرالذکر کی کامل فتح پر کیونکر منتج ہوئی...... بیسویں صدی کے وسط میں استعماری یورپ کی سیاسی غلامی سے آزاد ہونے والی مسلمان ریاستوں میں بھی یہ سوال بڑے شد و مد سے زیر بحث لایا گیا کہ مذہب کا ریاستی اُمور کی انجام دہی میں کیا کردار ہونا چاہئے۔ مسلمان ملکوں کا جدید دانشور طبقہ جس کی سیاسی فکر کی تمام تر آبیاری مغرب کے فکری سرچشموں سے ہوئی تھی، مسلمانوں کی ریاست میں اسلامی شریعت کو ایک سپریم قانون کی حیثیت دینے کو تیار نہ تھا، مذہب کے متعلق اپنے مخصوص ذہنی تحفظات کی وجہ سے وہ اسلام کو محض مسلمانوں کی انفرادی یا شخصی زندگی تک محدود دیکھنے کا خواہشمند تھا۔ وہ اسلام اور ریاست کے باہمی تعلق کو بھی مسیحی مغرب کے کلیسا اور ریاست کے تصادم کے تناظر میں بیان کرنے پر مصر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم ممالک کے دینی طبقہ کے متعلق ان کے تاثرات کلیسا کے بارے میں مغربی دانشوروں کے تاثرات سے مختلف نہ تھے۔ مغرب کے کلیسا دشمن دانشوروں نے جس جذباتی انداز میں اہل کلیسا کو جارحانہ تنقید کا نشانہ بنایا تھا، تقریباً وہی ناقدانہ اسلوب مسلمانوں کے اس طبقہ جدید کا بھی تھا۔ وہ اپنے خودساختہ مفروضات کی بنا پر شدید خدشات کا شکار تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر اسلام کو ریاستی اُمور میں بالادستی عطا کردی گئی تو دینی طبقہ کلیسا کی طرح روشن خیالی، آزادئ اظہار اور ترقی پسندی کے تمام اِمکانات کو نہ صرف ختم کردے گا بلکہ روشن خیال طبقہ کو مذہبی آمریت کا تختۂ مشق بھی بنایا جائے گا۔ لہٰذا انہوں نے اسلام کی بجائے سیکولرازم کے نفاذ پر زور دیا۔ یہ طبقہ اَعداد و شمار کے لحاظ سے تو بہت قلیل تھا، لیکن مغربی استعماری طاقتوں کے سیاسی جانشین ہونے کی وجہ سے اِسے بے حد اثر و رسوخ حاصل تھا۔ ان کے خیالات، اُمنگیں اور فکری دھارے عوام کی اجتماعی فکر سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ مسلمان عوام اسلام کے علاوہ کسی اور قانون کی برتری کا تصور تک قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔ جدید طبقہ اور سوادِ اعظم کے نظریات میں اس واضح خلیج نے آزاد ہونے والی مسلم ریاستوں میں ایک نئے فکری تصادم کو جنم دیا، جس کی مختلف صورتیں آج بھی مسلم ریاستوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

پاکستان جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اس کی نظریاتی اساس اور اسلامی تشخص کو ایک مخصوص لابی کی طرف سے مشکوک و متنازعہ بنانے کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ ۱۱رجون کے اخبارات میں پاکستان کے وزیرداخلہ جناب معین الدین حیدر کی جانب سے نیویارک ٹائمنر کو دیئے گئے ایک انٹرویو کے حوالے سے ان کا بیان شائع ہوا کہ ''پاکستان کو ترقی پسند، ماڈرن، بردبار اور سیکولر سٹیٹ ہونا چاہئے۔ وزیرداخلہ نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ حکومت ان ہزاروں مدارس کو کنٹرول کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے جہاں نوجوانوں کو جہاد کی تربیت دی جارہی ہے اور جو مغرب کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں۔ وزارتِ داخلہ نے دوسرے دن یہ وضاحت کرکے اپنی جان چھڑالی کہ وزیرداخلہ کے بیان کو خلط مَلط کرکے پیش کر دیا گیا ہے اور یہ کہ انہوں نے پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کا نہیں کہا۔ مگر اس موضوع پر سیاستدانوں اور رائے عامہ کے حلقوں کی طرف سے فوری طور پر شدید ردِّ عمل کے بعد مسلسل اظہارِ خیال کا سلسلہ جاری ہے۔ اُردو اخبارات نے اپنے اداریوں میں واضح کیا ہے کہ سیکولرازم کا تصور مسلم قومیت اور نظریہ پاکستان سے صریحاً متصادم ہے۔ سیکولر طبقہ بھی حسبِ روایت اس بحث میں کود پڑا ہے، وہ مسلسل قوم کو سیکولرازم کا مفہوم سمجھانے میں مصروف ہے۔ ان کے خیال میں سیکولرازم کا مطلب، مذہب دشمنی یا لادینیت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ریاست کی مذہبی معاملات کے بارے میں غیر جانبداری اور بے نیازی ہے۔ وہ دین پسندوں کو مطعون ٹھہرا رہے ہیں کہ وہ سیکولرازم کے مفہوم تک سے واقف نہیں ہیں۔ انگریزی اخبارات میں چھپنے والے مضامین کا اسلوب بالخصوص یہی رنگ لئے ہوئے ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ سیکولرزم کا مفہوم کیا ہے؟ کیا سیکولرازم اپنے لغوی و اصطلاحی معنوں میں اسلام یا نظریۂ پاکستان سے متصادم ہے؟ اور پھر ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ کیا پاکستان جیسی اسلامی تصور پر قائم ریاست سیکولرازم کی متحمل ہوسکتی ہے؟ یہ معاملہ بھی تحقیق طلب ہے کہ مغرب میں سیکولرازم کو فروغ کیونکر ہوا؟ مغرب میں مختلف اَدوار میں سیکولرزم سے کیا مطلب مراد لیا جاتا رہا اور آج کل عملی طور پر اس نظریے کے نفاذ کے کیا کیا مظاہر سامنے آئے ہیں؟ ان تمام سوالات کے جوابات درج ذیل سطور میں دینے کی کوشش کی گئی ہے:

سیکولرازم کا مطلب

ہم انگریزی زبان کے چند معروف مصادر و مآخذ، انسائیکلوپیڈیاز اور لغات کی روشنی میں سیکولرازم کے مطالب و مفاہیم کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

(1) آکسفورڈ ڈکشنری انگریزی زبان کی وسیع ترین ڈکشنری ہے جو پندرہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ علمی اعتبار سے اس اَہم ترین لغت میں مختلف الفاظ کے نہ صرف معانی بیان کئے گئے ہیں بلکہ ان معانی کو مزید واضح کرنے کے لئے مختلف اَدوار میں معروف مصنّفین کی طرف سے ان کے استعمالات بھی

بیان کئے گئے ہیں۔ راقم الحروف کے خیال میں 'سیکولر'، 'سیکولرازم' اور 'سیکولرائزیشن' جیسے الفاظ کے متعلق جس قدر مبسوط تشریح آکسفورڈ ڈکشنری میں ملتی ہے، کسی اور لغت میں نہیں ملتی، صرف 'سیکولر' کے لفظ کو دو صفحات پر بیان کیا گیا ہے۔ اس کے مطالب کی اِسم صفت (Adjective) اور اسم فاعل (Subject) کے دو واضح عنوانات کے تحت وضاحت کی گئی ہے اور پھر ان عنوانات کے مزید ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں، ان ذیلی عنوانات کو مختلف مصنّفین کی طرف سے تحریر کردہ فقروں کی مثالوں سے بیان کیا گیا ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری کی تمام وضاحتوں کو لفظ بہ لفظ پیش کرنا تو شاید غیر ضروری ہے، البتہ اس کے اہم ترین حصوں کے ترجمے سے اس اہم لفظ کے اصل مفہوم تک پہنچا جاسکتا ہے۔ [جو قارئین سیکولرزم کے بنیادی لفظ سیکولر کا مطلب و مراد ملاحظہ کرنا چاہیں وہ حاشیہ میں دی گئی عبارت ملاحظہ کریں☆ جہاں 'سیکولر' کے لفظ کا انمول اور اصطلاحی مطلب آکسفورڈ ڈکشنری کی روشنی میں تفصیل سے درج کر دیا گیا ہے......]

☆ **سیکولر** (Secular): (۱) یہ لاطینی زبان کے لفظ Seculeer یا Secler کی بدلی ہوئی انگریزی شکل ہے۔ اس کے کئی مطالب اور اَشکال ہیں۔ معروف ترین مطلب "The World" یعنی 'دنیا' ہے جو چرچ کے مقابلے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسم صفت کے طور پر اسکے سات درج ذیل مطالب ہیں: (i) Of or Pertaining to the World

یعنی ''دنیا کے متعلق یا دنیاوی'' اس کی مزید تشریح یوں کی گئی ہے:

Of members of clergy: Living in the World and not in monastic seclusion, as distinguished from regular and 'religious'.

''سیکولر سے مراد کلیسا کے وہ اَرکان ہیں جو راہبانہ خلوتوں کی بجائے عام لوگوں کے درمیان رہتے ہوں، اس اعتبار سے وہ ریگولر (باقاعدہ) اور مذہبی لوگوں سے متمیز ہیں''

اسی طرح اس کے دیگر استعمالات کچھ یوں تھے مثلاً: ''سیکولر قانون'' وغیرہ ایک ایسا شخص جو راہب کے فرائض تو انجام نہیں دیتا تھا مگر ریونیو کا کچھ حساب رکھتا تھا، اسے "Secular Abbor" کہا جاتا تھا۔ پادریوں کے ایک خاص طبقے کو بھی 'سیکولر پادری' کہا جاتا تھا، انہیں Gospel (صحیفہ) کی تعلیم کی اجازت نہیں تھی۔ ۱۷۸۲ء میں ایڈنڈ برگ کہتا ہے:

The Secular clergy are universally fallen into such contempt etc.

''سیکولر کلرجی کو عالمی سطح پر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے''

سیکولر پادری، کلیساؤں میں رہائش نہیں رکھتے تھے، گویا وہ ریذیڈنٹ کلرجی (رہائشی پادری) سے مختلف تھے۔

(۲) اسم صفت کے لحاظ سے 'سیکولر' کا دوسرا مطلب ہے:

"Belonging to the World and its affairs as distinguished from the Church and religion; Civil lay, temproal. Chiefly used as a negative term with the meaning non-ecclesiastical, non-religious or non-sacred."

''دنیا اور اُمورِ دنیا سے متعلق، چرچ اور مذہب کے اُمور سے مختلف، یعنی شہری، عام اور اس مادّی دنیا سے متعلق (اُمور)، یعنی غیر روحانی، غیر مذہبی، اور غیر مقدس''

سیکولر مسلح گروہ (Secular Arm) ایسے افراد پر مشتمل ہوتا تھا، جسے پرانے زمانے میں چرچ مجرموں کو سزائیں دینے کے لئے استعمال کرتا تھا، چرچ کے ارکان (Clergy) کو کوئی سیکولر عہدہ لینے کی اجازت نہ تھی۔ ۱۶۷۳ء کے ایک مضمون کی یہ سطر ملاحظہ ہو:

"I intend not here to speak of religion at all as a divine, but as a mere secular man."

یعنی ''میں مذہب کے بارے میں ایک خدا رسیدہ شخص کے طور پر نہیں بلکہ ایک سیکولر (عام) آدمی کی حیثیت سے بات کرنا چاہتا ہوں'' ...... اس میں سیکولر سے مراد ایک عام آدمی لیا گیا ہے۔ ⇦

سیکولرازم

آکسفورڈ ڈکشنری میں سیکولرازم کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:

"The doctrine that morality should be based solely on regard to the well-being of mankind in the present life, to the exclusion of all consederations draum from belief in God or in a fututure state."

⇦ جے۔ایچ نیومین (۱۸۷۳ء) لکھتا ہے: "Bishops were now great seular magistrates"

یعنی ''بشپ اب بہت بڑے سیکولر مجسٹریٹ بھی بن گئے'' ...... Tennyson (۱۸۷۵ء) کوئین میری پر نظم میں کہتا ہے:

"A Secular kingdom is but as the body lacking a soul."

یعنی ''ایک سیکولر سلطنت کی مثال ایسے ہے جیسے ایک جسم روح کے بغیر''

(ii) ایک ایسا ادب، تاریخ، آرٹ (موسیقی) یا مصنفین اور فنکار جو مذہب سے نہ ہی متعلق ہوں نہ ہی جن کا مقصد مذہب کی خدمت بجالانا ہو، ان تمام کو 'سیکولر' کا نام دیا جاتا ہے:

(iii) سیکولر تعلیم کے بارے میں آکسفورڈ ڈکشنری کے الفاظ ہیں:

"Of education instruction, relating to non-religious subjects. In recent use often implying the exclusion of religious teaching from education."

''ایک تعلیم سیکولر سے مراد ایسی تعلیم ہے جو غیر مذہبی مضامین پر مشتمل ہے، حالیہ استعمال میں اس سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ تعلیم سے مذہبی تعلیمات کو یکسر نکال دیا جائے''

(۳) سیکولر کا بطور اسم صفت تیسرا مطلب یہ ہے:

"Of or belonging to the present, of visible world as distinguished from the eternal or spiritual world: temporal, worldly."

''اس دنیا کی یا اس دنیا کے بارے میں یا ظاہری آنکھ سے دیکھی جانی والی دنیا جو اَبدی یا روحانی دنیا سے مختلف ہے: مادّی، یا دنیاوی'' سیکولر کا ایک مطلب یہ بھی ہے:

"Caring for the present world only: unspiritual."

یعنی ''صرف اس مادّی دنیا کا ہی خیال رکھنا: غیر روحانی''

(۴) آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق سیکولر کا ایک استعمال یوں بھی کیا جاتا ہے:

"Pertaining to or accepting the doctrine of secularism- secularistic."

یعنی ''سیکولرازم کے متعلق یا سیکولرازم کا نظریہ قبول کرنا، سیکولر پسندانہ''

۱۸۵۲ء کے لگ بھگ انگلینڈ میں سیکولر خیالات کی ترویج کے لئے مختلف شہروں میں تنظیمیں بھی قائم کی گئیں جنہیں ''سیکولر سوسائٹی'' کا نام دیا گیا۔

(۵) بعض ایسے واقعات یا کھیلوں کے انعقاد کے لئے بھی 'سیکولر' کا لفظ استعمال کیا گیا جو کسی خاص زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً سیکولر گیم...... قدیم روم میں ۱۲۰ سال کے بعد تین دن اور تین راتوں تک جاری رہنے والے کھیلوں کو ''سیکولر گیم'' کا نام دیا گیا۔ ⇦

''یہ نظریہ کہ اخلاقیات کی بنیاد صرف اس مادّی دنیا میں انسانیت کی فلاح کے تصور پر قائم ہونی چاہیے، خدا پر ایمان یا اُخروی زندگی کے متعلق تمام تر تصورات کو اس میں سرے سے کوئی عمل دخل نہ ہو''

مندرجہ بالا تعریف کو مزید یوں واضح کیا گیا ہے:

(ا) سیکولرازم ایسے قطعی طور پر واضح نظامِ عقائد (سسٹم آف فیتھ) کا نام ہے جسے معروف دانشور جی۔جے ہولی اوک (G.J.Holyoake) (۱۸۱۷ءتا۱۹۰۶ء) نے بھرپور طریقے سے متعارف کروایا۔

(ب) ۱۸۵۴ء میں ہولی اوک نے اپنی ایک تحریر میں سیکولرازم کو عوام کا عملی فلسفہ قرار دیا۔ اس نے اپنی بات کو واضح کرتے ہوئے کہا:

"The term secularism has been chosen as expressing a certain positive and ethical element which the terms "infidel' sceptic' 'Atheist' do not express."

یعنی ''سیکولرازم کی اصطلاح کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے تاکہ ایک خاص مثبت اور اخلاقی عنصر کو واضح طور پر بیان کیا جاسکے جو 'کافر' 'شکی مزاج' اور 'ملحد' جیسی اصطلاحات کے استعمال سے واضح نہیں ہوتا''

(۲) آکسفورڈ لغت میں سیکولرازم کی دوسری تعریف یوں کی گئی ہے:

"The view that education or the education provided at the public cost, should be purely secular."

''یہ نقطہ نظر کہ تعلیم، یا وہ تعلیم جو عوام کے خرچ پر دی جائے، اسے خالصتاً سیکولر ہونا چاہئے''

سیکولرازم کے قریب قریب انگریزی زبان میں ایک اور لفظ **Secularity** بھی ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں اس کا ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے:

"Worldliness, absence of religious principle or feeling."

یعنی ''دنیاداری، مذہبی اُصولوں یا جذبات کا معدوم ہونا''

☆ اسی طرح ایک اور اصطلاح **"Secularization"** بھی ہے۔ اس کے تین مختلف معانی

⇨ اسم صفات کے اعتبار سے آکسفورڈ ڈکشنری میں 'سیکولر' کے چند ایک اور بھی مطالب درج کئے گئے ہیں، جنہیں طوالت کے خوف سے نظرانداز کیا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا مطالب 'سیکولر' کا مفہوم سمجھنے میں خاصی حد تک معاونت کرتے ہیں:

☆ اسم فاعل کے اعتبار سے 'سیکولر' کے تین معانی بیان کئے گئے ہیں:

a) "One of the secular clergy, as distinguished from a"regular"" or monk."

وہ جو سیکولر کلرجی کا رکن ہو، یا جو ایک ''باقاعدہ رکن یا راہب سے مختلف ہو''

b) "A Jesuit Lay brother." ''اس سے مراد، ایک عام جسیوٹ برادر ہے''

c) "One who is engaged in the affairs of the world as distinct from the church; a layman."

''جو دنیاوی اُمور سے وابستہ ہو، چرچ سے نہیں، یعنی ایک عام ''شخص''

دیئے گئے ہیں مثلاً

(۱) اس سے مراد مذہبی یا روحانی اداروں کو سیکولر اداروں کی تحویل میں دینا یا ان کا استعمال سیکولر بنانا۔

(۲) قانون کی مذہبی خصوصیت کو سیکولر (مادّی) رنگ دینا، تعلیمی نصاب یا فنونِ لطیفہ کو مذہب سے آزاد کرانا یا تعلیم کا سیکولر مضامین تک ہی محدود کرنے کا عمل۔

(۳) ایک مذہبی یا باقاعدہ (ریگولر) کو سیکولر میں بدل دینا۔

مندرجہ بالا سطور میں آکسفورڈ ڈکشنری میں سیکولر، سیکولرازم اور سیکولرائزیشن کی اصطلاحات کے بارے میں درج شدہ معلومات کے اہم حصے بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں صرف بنیادی مطالب اور مفاہیم کو ہی لیا گیا ہے۔ بہت ساری وضاحتوں یا تفصیلات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

درج ذیل سطور میں انگریزی زبان کے چند مزید انسائیکلو پیڈیا (موسوعات) اور لغات سے سیکولرازم کی تعریف و توضیح کو یکجا کر دیا گیا ہے تا کہ متنوع حوالہ جات سے اس انتہائی اہم اصطلاح کی تفہیم میں زیادہ آسانی پیدا ہو۔

انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا جلد ۹، (پندرہواں ایڈیشن) میں سیکولرازم کی وضاحت ملاحظہ کیجئے:

''سیکولرازم سے مراد ایک ایسی اجتماعی تحریک ہے جس کا اصل ہدف اُخروی زندگی سے لوگوں کی توجہ ہٹا کر دنیوی زندگی کی طرف مرکوز کرانا ہے۔ قرونِ وسطیٰ کے مذہبی میلان رکھنے والے افراد میں دنیاوی معاملات سے متنفر ہو کر خداوندِ قدوس کے ذکر اور فکرِ آخرت میں انہماک و استغراق کا خاصا قوی رجحان پایا جاتا تھا۔ قرونِ وسطیٰ کے اس رجحان کے خلاف ردّعمل کے نتیجے میں نشاۃِ ثانیہ کے زمانے میں سیکولرازم کی تحریک انسان پرستی (ہیومن ازم) کے ارتقا کی شکل میں رونما ہوئی، اس وقت انسان نے انسانی ثقافتی سرگرمیوں اور دنیاوی زندگی میں اپنی کامیابیوں کے اِمکانات میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لینی شروع کی۔ سیکولرازم کی جانب یہ پیش قدمی تاریخ جدید کے تمام عرصہ کے دوران ہمیشہ آگے بڑھتی رہی اور اس تحریک کو اکثر مسیحیت مخالف اور مذہب مخالف (Anti-Religion) سمجھا جاتا رہا''

(2) Lobister کی ''ڈکشنری آف ماڈرن ورلڈ'' میں سیکولرازم کی تعریف دو حصوں میں ان الفاظ میں کی گئی ہے:

(۱) ''دنیوی روح یا دنیوی رُجحانات وغیرہ بالخصوص اُصول و عمل کا ایسا نظام جس میں ایمان اور عبادت کی ہر صورت کو رد کر دیا گیا ہو۔''

(۲) ''یہ عقیدہ کہ مذہب اور کلیسا کا اُمورِ مملکت اور عوامُ الناس کی تعلیم میں کوئی عمل دخل نہیں ہے''

(3) ''نیو تھرڈ ورلڈ ڈکشنری'' میں سیکولرازم کی تعریف ان الفاظ میں دیکھی جا سکتی ہے:

''زندگی یا زندگی کے خاص معاملہ سے متعلق وہ رویہ جس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ دین یا دینی معاملات کا حکومتی کاروبار میں دخل نہیں ہونا چاہئے یا یہ کہ مذہبی معاملات کو نظام حکومت سے ارادتاً

دور رکھنا چاہئے۔ اس سے مراد حکومت میں خالص لادینی سیاست ہے۔ دراصل سیکولرازم اَخلاق کا ایک اجتماعی نظام ہے جس کی اساس اس نقطہ نظر پر ہے''

مندرجہ بالا سیکولر ازم کے متعلق وضاحتوں، مفاہیم اور تعریفات کی روشنی میں سیکولر ازم کا مختصراً مفہوم جو سامنے آتا ہے، اس کے اہم ترین پہلو درج ذیل ہیں:

۱۔ سیکولر ازم ایک ایسا نظریہ ہے جو اُلوہی، روحانی اور الٰہیاتی اُمور کی بجائے دنیاوی، مادّی، غیر روحانی، غیر مذہبی اور غیر مقدس اُمور پر توجہ مرکوز کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

۲۔ سیکولرازم درحقیقت قرونِ وسطیٰ میں کلیسا کی مذہبی انتہا پسندی کے خلاف شدید ردّعمل تھا۔

۳۔ سیکولر ازم کا نظریہ دین و سیاست یا چرچ اور ریاست کی مکمل تفریق پرمبنی ہے۔ سیکولر ریاست میں مذہب کو کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

۴۔ سیکولرازم ایسا نظام ہے جو ایمان اور عبادت کی کسی صورت کو قبول نہیں کرتا، بلکہ ان کی شدت سے مخالفت کرتا ہے۔ لہٰذا سیکولر ازم اپنے مزاج کے اعتبار سے مذہب مخالف یا دوسرے الفاظ میں 'لادین' نظریہ ہے۔

سیکولرازم کا اُردو میں ٹھیک ترجمہ کیا ہے؟

اس سوال کے متعلق آج کل ہمارے اخبارات میں نئے سرے سے بحث کی جارہی ہے۔ اردو میں عام طور پر اس کا مطلب ''لادینیت'' کیا جاتا ہے، مگر ہمارے 'دانشور' ''لادینیت'' کو سیکولر ازم کے 'مترادف' کے طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انگریزی صحافت کے معروف ترین 'دانشور' جناب اردشیر کاؤس جی (پارسی) نے اپنے ایک حالیہ کالم میں سیکولرزم کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اس میں من جملہ دیگر باتوں کے ان کا ارشاد ہے:

''اردو زبان میں کوئی واحد لفظ ایسا نہیں ہے کہ جس سے 'سیکولر' کا ترجمہ کیا جاسکے''
(روزنامہ ''ڈان'' ۲۵رجون ۲۰۰۰ء)

روزنامہ پاکستان میں تنویر قیصر اردو زبان کی اس مبینہ تہی دامنی پر یوں اظہارِ افسوس کرتے ہیں:

''یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اُردو زبان میں کوئی ایسی لغت ابھی تک مرتب نہیں کی جاسکتی ہے جو ہمیں سیکولرزم کی جامع اور واضح تعریف بتاسکے۔ ہمارے ذہنوں میں اس لفظ کے بارے میں جو شکوک و شبہات ہیں، ان کا اِزالہ کرسکے۔ لے دے کے ہمارے پاس مقتدرہ قومی زبان کی شائع کردہ لغت، ''قومی انگریزی اُردو لغت'' ہے جس کی تدوین معروف اور معزز سکالر جناب ڈاکٹر جمیل جالبی نے کی ہے۔ اس لغت کے تیسرے ایڈیشن (۱۹۹۶ء) میں سیکولرازم کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے، ''لادینی جذبہ یا رجحانات بالخصوص وہ نظام جس میں جملہ مذہبی عقائد و اَعمال کی نفی ہوتی ہے، اسے مزید یوں واضح کیا گیا ہے: یہ نظریہ کہ عام تعلیم اور مغربی ماندبود کے معاملات میں مذہبی عنصر کو دخیل نہیں ہونا چاہئے'' (روزنامہ پاکستان: ۱۴رجون ۲۰۰۰ء)

باقی آئندہ